امیر خسروؒ ایک مختصر جائزہ

محمد ریاض الدین خاں ایم اے (ہسٹری) ایم اے (سوسولوجی) ٹونک

امیر خسرو سلطان الشعراء اور برہان الفضلاء میں قوت ناطقہ ان کے کمالات کی توصیف سے عاجز اور ان کے کمالات کی خوبیوں کے بیان سے قاصر ہے قلم ان کی صفات کو تحریر کرنے سے معذور ہے عربی و فارسی اور ہندی شعر گوئی میں یکتائے زمانہ ہوئے ہیں سرود اور قوالی کو ایجاد کیا جو اس سے پہلے نہ تھا شعرائے متقدمین و متاخرین میں ایسا صاحب قدرت نہ کوئی انکا ہمسر ہوا ہے نہ ہوگا۔ خصوصاً صنائع شعر اور فن موسیقی میں کوئی ان جیسا یگانہ روزگار نہیں اور جتنی محبت شیخ المشائخ نظام الدین اولیاء خواجہ محبوب الٰہیؒ کو حضرت امیر خسرو سے تھی وہ کسی بھی اور مرید سے نہ تھی اکثر شیخ المشائخ خواجہ محبوب الٰہیؒ وہ رباعی جو خود انھوں نے موزوں فرمائی تھی امیر خسرو کے لئے فرمایا کرتے تھے۔

خسرو کہ بہ نظم و نثر مثلش کم خاست　　ملکیت ملک الشعراء خسرو راست
آں خسرو ماست ناصر خسرو نیست　　زیرا کہ خدائے ناصر آں خسرو ماست

اپنے پیر و مرشد نظام الدینؒ اولیاء کے وصال کے چھ ماہ بعد ۱۸ شوال ۷۲۵ھ میں [illegible] کی طرف رحلت فرمائی۔ مدفن آپ کا اپنے پیر و مرشد کے روضہ پر نور ہی میں ہے۔ [illegible] میں یہ سلطان غیاث الدین بلبن بادشاہ دہلی کے عہد حکومت میں ہوئے

[illegible] مصنف رائے چترمن کایستھ ، مولانا ابوالکلام آزاد عربک اینڈ پرشین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ٹونک

ہیں اور موصوف نے چند اور دوسرے بادشاہوں سے ملاقات فرمائی ہے جنگ شہادت سلطان میں امیر خسروؒ اور امیر حسن دونوں قید مغول میں آئے تھے شیخ رکن الدین فرید ابوالفتح بن صدرالدین عارف بن بہاؤالدین زکریا ملتانی مرشد شیخ جلال الدین مخدوم جہانیاں بڑے مرشد کے مرید اور بڑے پائے کے ولی تھے۔ شیخ المشائخ اولیاء بن سید احمد سلطان المشائخ نظام الدین خواجہ محبوب الٰہیؒ کے ہمعصر اور جلیس تھے۔ اور اکثر صحبتیں رہی تھیں۔ ایک روز خواجہ محبوب الٰہیؒ سلطان المشائخؒ اپنی خانقاہ میں تھے اور یہ خانقاہ عظیم گنج کی آبادی میں ہمایوں کے مقبرے کے متصل ہے۔ سلطان المشائخ نے خواجہ نصیر الدین کو بھیجا کہ شیخ کی خبر لائیں۔ کہ وہ کس شغل میں مشغول ہیں۔ خواجہ نصیر الدینؒ اور امیر خسرو دونوں نے شیخ کو بیٹھے ہوئے دیکھا کہ وہ دریا کے کنارہ خشکی پر بیٹھے ہوئے ایک مردہ گائے کے کیڑے بین بین کے کھا رہے ہیں۔ جب شیخ کی نظر ان کے دونوں بزرگوں پر پڑی دو مٹھیاں کیڑوں کی بھر کر ایک خواجہ نصیر الدینؒ کو اور دوسری امیر خسرو کو دی۔ خواجہ نصیر الدینؒ نے کراہیت نہ کرتے ہوئے عطائے شیخ کو اپنے منہ میں ڈال لیا۔ اور امیر خسروؒ اسی طرح ہاتھ میں لئے ہوئے سلطان المشائخ نظام الدینؒ خواجہ محبوب الٰہیؒ کے پاس لے آئے۔ اور شیخ کے احوال محبوب الٰہیؒ کو سنائے۔ کہ شیخ رکن الدین اس شغل میں مشغول تھے۔ اور انھوں نے ہم دونوں کو یہ کیڑے عنایت فرمائے۔ سلطان المشائخ نے فرمایا کہ تم نے اس عنایت شیخ کا کیا کیا؟ خواجہ نصیر الدین نے کہا کہ میں نے وہ اسی جگہ کھا لیا۔ امیر خسرو نے کہا کہ میں حصہ لے آیا۔ سلطان المشائخ نے فرمایا کہ ہاتھ (مٹھی) کھولو۔ امیر خسروؒ نے مٹھی کھولی تو دیکھا کہ تمام قسم کے میوے تھے۔ کیڑوں کا کہیں نشان نہ تھا۔ پھر سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء بن سید احمد خواجہ محبوب الٰہیؒ نے فرمایا کہ حکم ولایت دہلی شیخ نصیر الدینؒ کو عطا کیا گیا میں چاہتا تھا کہ دہلی کی ولایت امیر خسرو کو ملے اگر وہ اس بیش بہا پاکیزہ کھانے میں سبقت کرتے۔